ہیں اُن میں آپؐ کے اُن معجزات کا ذکر نہیں، جو چھ سو سال بعد کے مصری شاعر کے قصیدۂ بُردہ میں بیان ہوئے ہیں۔

کعب بن زہیر نے آپؐ کی ہجو میں کچھ شعر کہے تھے یا آپؐ کے خلاف کسی سازش میں حصہ لیا تھا۔ جس کی وجہ سے آپؐ نے ہر مسلمان پر اس کا خون مباح کر دیا تھا، وہ قصور وار کی حیثیت سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنا یہ تاریخی قصیدہ سنایا۔ اس میں وہ کہتا ہے:۔مجھے بتایا گیا ہے کہ آپؐ نے ——— مجھے قتل کر دیئے جانے کا اعلان کیا ہے لیکن مجھے تو آپؐ سے عفو و درگزر کی امید ہے۔ آپ مجھ پر رحم فرمائیں۔ اور اللہ جس نے آپؐ کو قرآن عطا فرمایا ہے، جس میں کہ نصیحتیں ہیں آپؐ کو مجھے معاف کرنے کی راہ دکھائے۔

اس کے بعد کعب آپؐ کی مجلس کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ اتنی بارعب ہے کہ وہاں ہاتھی آئے تو کانپنے لگے۔ اس نے آپؐ کی ہیبت کی مثال ایک شیر کی ہیبت سے دی جو ایک مشہور جنگل میں رہتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

اس نے آپؐ کو ایک ایسے نور سے تشبیہ دی، جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپؐ کو اللہ کی تلواروں میں سے ہندی تلوار بتایا۔ اس کے بعد شاعر نے صحابہ بالخصوص مہاجرینؓ کی تعریف کی ہے، وہ بہادر ہیں تکلیفوں میں جزع فزع نہیں کرتے۔ نیزے ان کے سینوں میں لگتے ہیں۔

تقریباً چھ سو سال بعد رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں مصری شاعر بوصیریؒ نے جو قصیدہ لکھا، اس میں شروع کے اشعار میں محبت کا ذکر ہے۔ پھر اپنی کوتاہیوں پر اظہارِ تاسف کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مدحِ نبویؐ کی طرف گریز ہوتا ہے:۔ مجھ سے جو کوتاہیاں ہوئیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس (ذاتِ گرامی) کی سنت کو ترک کر دیا جو راتوں کو عبادت الٰہی کے لیے جاگتے تھے تاآنکہ آپ کے پاؤں میں ورم آ جاتے تھے۔ آپؐ نے اپنے جوفِ شکم کو کس کر باندھا، اور اپنے نرم و نازک جلد والے پہلو کو پتھر کے نیچے لپیٹ لیا۔ آپؐ کو سونے کے بلند پہاڑوں نے اپنی جانب بلایا مگر آپؐ اُن سے بھی بلند ثابت ہوئے اور اُن سے منہ پھیر لیا۔ آپؐ ہمارے بلند مقام نبی ہیں جو اچھائیوں کا حکم دیتے ہیں۔ برائیوں سے روکتے ہیں اور کوئی شخص ہاں اور نہیں کہنے میں ان سے زیادہ سچا نہیں ہے۔